بفضل خلاق جہاں چند دون مو کون سکا بعونہ

درین زمان عجیب نشان رسالہ لاجواب مصنفہ عالیجناب قوت علیخانصاحب
ساکن ضلع موتیہاری محلہ لال بازار مسمیٰ بہ

توسیع القوافی

بحسن انتظام و مزید اہتمام قاری یعقوب علیخانصاحب نصرت وتجھیر
بماہ مارچ سنہ ۱۹۱۰ع

در مطبع نامی شوکت جعفری گولگنج حلیۂ طبع پوشید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد ہے اوس یگانے کو | عقل دی جسنے علم آنے کو
نعت مختص ہے اوس نبی کی لیے | عقل کل جو ہے ہر کسی کی لیے
منقبت اوس وصی کو زیبا ہے | علم جسپے تمام پہلا ہے
وہ وصی کون جو ہے نفس رسولؐ | فرد ہر اک صفت مین زوج بتولؑ
بعد اوسکے جو ہین امام تمام | اونپہ سو سو ہو درود و سلام

امّا بعد محرر اس تحریر حقیر کا عاصی سید قوت علی ولد میر امامی بلگرامی عفا اللہ عن جرائمہا خدمت مین صاحبان خبرت و بصیرت کے عرض طراز ہے کہ مجھی مدت سے علم قوافی مین یہ خلجان تھا کہ بہت سے اضاف قوافی جنمین اکثر مروج و مستعمل بھی ہین نظر انداز ہوگئی ہین مگر بالفعل کتاب مقیاس الاشعار جسکو جناب مرزا محمد جعفر صاحب اوج خلف الصدق جناب مرزا دبیر صاحب مرحوم و مغفور لکھنوی نے علم عروض و قوافی مین مفصل و مطول طور پر تصنیف فرمایا ہے میری نظر سے گذرے اوسکے باب قوافی کو بغور دیکھنے سے میرا اول مجھی اسبات پر لایا کہ کوئی قاعدہ اسطور پر منضبط کیا جاے کہ جسمین کل اضاف مجتمع ہو جائیں بلکہ عام ممکنات پر حاوی ہو جاے اور علم مین بھی طول ہونے نپاے بلکہ غیر ضروری اسما و اضاف کو

ظاہر و ہویدا ہو زیادہ تر سہل کر دیا جاتا ہے لہٰذا اس رسالہ مختصر کو لکھکر تعدیل القوانی کے نام سے موسوم کرتا ہون اور صاحبان عقل و دانش سے یہ ملتجی ہون کہ جو کچھ مجھسے فروگذاشت ہو جائے اوسکے اصلاح فرماتے رہین تاکہ یہ علم اپنے کمال کو پہونچ جائے —

مقدمہ تمہید تصنیف مین

واضح ہو کہ موجدان و مدونان ہر شے و ہر علم و فن سب کوئیسے ہی فاضل و قابل کیون نہون مگر چونکہ ایجاد و تدوین ہر شے و ہر علم و فن کے ایک مشکل امر ہے اس سبب سے کچھ نہ کچھ ضرور رہجاتی ہے جب تک ہمیشہ غور نہوتا رہے وہ شے یا وہ علم و فن کامل نہین ہو سکتا چنانچہ اسے غور نہوتے رہنے کے سبب سے ایشیا مین ترقی علم سب کے بند و مسدود ہو گئی ہے اور یورپ مین چونکہ ہمیشہ غور ہوتا رہتا ہے اس سبب سے وہان ہر علم و فن مین روزافزون ترقی ہے اگرچہ سب باتین اونکے ہی ٹہیک و درست نہون مگر بہت سی باتین ٹہیک و درست بہی ہو سکتی ہین مسائل یقینیہ مین تو کسی کو کوئی کلام ہے نہین ہو سکتا باقی رہے مسائل قیاسیہ اونمین ممکن و مرجح تک کے سوا زیادہ غور انسان سے غیر امکان اور ظاہر ہے کہ کوئی ممکن و مرجح لازم نہین ہو سکتا اسلئے ممکن ہے کہ دوسرون کے غور و فکر سے کسی دوسری طرح بہی ممکن و مرجح ٹہہر جائے اور دور و تسلسل کی طرح کبہی بحث ایسے مسائل کے ختم ہونے نپائے پس ہر علم ممکن و مرجح کو ممکن و مرجح تک سمجہکے حاصل کرنے مین کوئی قباحت نہین ہو سکتی اگر قباحت ہے تو اونکو لازم سمجہ لینے مین ہے اور ایسے ہی مسائل ممکن و مرجح کو لازم سمجہ لینے سے لوگ مسائل دینیہ کی طرف سے روگردان و برگشتہ ہو جاتے ہین اسکا سبب یہ اونکے نادانی کے سوا کوئی دوسری بات نہین کیونکہ دین مین مسائل لازمہ و غیر لازمہ یعنی ضروری التصدیق و غیر ضروری التصدیق دونون قسم کے ہین جیسے عقائد کہ لازم و ضروری التصدیق ہین اور جیسے دیگر اقوال کہ غیر لازم و غیر ضروری التصدیق ہین اور جیسے متشابہات کہ اونکی التصدیق جایز تک بہی نہین سو کسی علم کا کوئی مسئلہ یقینیہ دین اسلام کے عقائد کے خلاف ہو ہی نہین سکتا باقی رہے دیگر اقوال سو خود لازم التصدیق نہین اگر کسی علم کا کوئی مسئلہ خلاف اونکے ایسے ہی یقینی طور پر ثابت ہو جائے تو وہ داخل متشابہات تصور ہو جائینگے اور اگر علوم کے مسائل ممکنہ یا مرجحہ دین کے غیر عقائد اقوال کے خلاف پاے جائین تو نہ قابل التصدیق متصور ہین اور نہ یہ لازم التصدیق جنسے دین کو کسی طرح کا ضرر پہونچنا ممکن تصور ہو باقی رہے احکام و اقوال متعلقہ معاد سو جب پیغمبر کو بمعائنہ معجزات و دیگر صفات عقل کل و صادق کامل سمجہ لیا گیا تو احکام وغیرہ مین عقل لگانے کی عقلاً کوئی ضرورت ہی نہین رہے اگر عقل لگائی بہی جائے تو نزدیک صاحبان عقل سلیم کے وہی ہر طرح حق و کامل براہین ہین گے اور بعضی لوگ جو مسائل ناممکن العلم مین غور کرتے کرتے اپنے ظنیات کو بہی علم مین داخل کر دیتی ہین تو ظاہر ہے کہ وہ کسی طرح علم مین داخل ہونے کے قابل تصور نہین ہو سکتے بلکہ یہ اون لوگون کے اخیر کے جنگلی و دیوانگی کے سوا کوئی دوسری بات نہین اور دوسرے لوگ صرف بہ پیشتر حسن ظن کے سبب جو اونپر رکہتے تہے دہوکے مین آکر بغیر بوجہی سمجہے اونکی

ان باتونکو بھی بہتر سمجھ لیتے ہین جیسے اسوقت اہل یورپ علم ہیئت مین نظام فیثاغورث کو بمقابلہ
نظام ارسطو مرجح سمجھنے لگی ہین یعنے زمین کی گردش کو آفتاب کی گردش پر ترجیح دیتے ہین توجہ
یہ دونون نظام ممکنات سے ہین یعنے دونو بہی ہونا ممکن ہے اور یون بھی اورکار ہاے ضرورے
اوسطرح بھی نکل سکتے ہین اور اسطرح بھی اس سبب سے ممکن ہے کہ وہ نظام فیثاغورث کی ترجیح
ثابت کر دیتے ہین اور دوسرے لوگ نظام ارسطو چنانچہ بہت نہین تو تہوڑے لوگ یورپ ہی کے
نظام ارسطو ہی کو مرجح سمجھے رہے ہین اور سمجھتے جاتے ہین اور جیسے کہ وہ لوگ کہتے ہین کہ کل ثوابت
ایک ایک عالم کے ایک ایک آفتاب ہین سو یہ علم ممکن ہی زیادہ نہین ہوسکتا اور یہہ بات جو وہ لوگ کہتے
ہین کہ یہہ عالم اکبر بہ ہیئت مجموعی ایک طرف کو چلے جا رہے ہین بیش از ظن نہین ہے کما لا یخفی علی اہل القیاس
اس صورت مین آدمی کو لازم ہے کہ ہر مسئلہ حکمیہ مین غور کرے کہ صرف ظن ہی ظن ہے یا ممکن یا مرجح ہے
یا یقینی اور اوسکو اوسکے اوسی حد تک سمجھے نہ کہ ہر مسئلہ کو خلاف اوسکے موجدان و بانیان کے کہ وہ خود اوسکو
لازم نہین سمجھتے تھے آنکھین بند کر کے لازم سمجھ بیٹھے جیسا کہ اسوقت کے ہمارے اکثر برادران آنکھین بند
کئی ہوے قول حکما قول حکما پکار رہے ہین کہ اس سبب سے یا ہملوگون کو اپنی اولاد کو حصول علوم سے محروم رہنا
پڑتا ہے یا اپنے دین سے دست بردار ہو جاتا ہوتا ہے حالانکہ بیچاری حکما ایسے مسائل کو خود لازم نہین سمجھتے
ہین بلکہ صرف ممکنات و مرجحات تک یعنے جہان تک کہ عقل انسانی کے وسعت و رسائی ہے علوم کو
قایم کر دیتے ہین اور اصل عالم اوسکا خدا ہی کو سمجھتے ہین اونہین سے بعض جو تجسس لاطائل و غور بیش از طاقت
انسانیہ کے باعث سے اپنی ظنیات کو بہی علم مین داخل کر کے دہریہ وغیرہ بن جاتے ہین تو ایسے مسائل
واہیہ کو اہل دین کب کسی حساب مین شمار کرتے ہین

فصل اول مختصر بیان قوافی کے قواعد سابقہ کا

واضح ہو کہ واضعان و مدونان علم قوافی نے ہر بیت یا ہر بیت کے دونون مصرعون کے اوس آخیر لفظ کو کہ جسکے
بعد سواے ردیف کے کوئی دوسرا لفظ نہین آسکتا ہے قافیہ قرار دیا ہے اور ہر ایک قافیہ کو نو حرفون تک
محدود کر دیا ہے ایک روی جسکا ہر قافیہ مین رہنا لازم ہے اور چار حروف ماقبل روی کے اور چار مابعد
روی کے پس ماقبل روی کے چار حرفون مین سے اول تاسیس ہے اور تاسیس وہ الف ساکن
ہے کہ جسکے اور روی کے درمیان مین کوئی حرف متحرک ہو جیسے کامل و شامل یا قادر و صادر وغیرہ
مین اور حرف دوئم دخیل ہے اور دخیل وہی حرف متحرک ہے جو تاسیس و روی کے درمیان
رہتا ہے اور دخیل یا تاسیس و دخیل دونون کی تکرار ہر ایک قافیون مین ضرور نہین کی گئی ہے
یعنے کامل کا قافیہ شامل و منزل بہی ہوسکتا ہے اور حرف سوئم ردف ہے اور ردف وہ
حروف علت ہین جو ماقبل روی کے بحرکت موافق معروف یا مجہول ساکن آئین یا اونکے اور روی کے
درمیان مین کوئی دوسرا حرف بہی سواے حروف علت کے ساکن ہو جیسے نگار و بہار و کبیر و نظیر و سرور
و ظہور یا یافت و بافت و سوخت و دوخت و ریخت و بیخت وغیرہ مین اور اسکی قسم دوئم کو ردف

مرکب ہے کہتے ہین اور ردف مفرد بہی آتا ہے جیسے علم و حلم و جبر و تبیر وغیرہ مین مگر تیر کو ایک اسکو قید
مفرد کہنا لازم ہے نہ ردف مفرد کیونکہ عیب حرف ردف مخصوص بحروف علت کردیا گیا ہے تو حرف غیر ‡
علت کو ردف کہنا محض بیجا چنانچہ جناب مرزا اوج صاحب کی راے بہی کتاب مقیاس الاشعار مین
سے یہہ معلوم ہوتی ہے بلکہ ردف مفرد وہ حروف علت ہین جو ماقبل روی کے بلا فاصلہ ساکن آتے ہین
اور قید مفرد وہ حروف دیگر ہین جو ماقبل روی کے بلا فاصلہ ساکن آتے ہین اور جن قافیون مین ردف و قید ‡
دونون جمع ہو جاتے ہین انکو ردف مرکب بقید کہین یا قید مرکب بردف دونون روا مقصور کالاتی ‡
اور حرف ردف و قید کے تکرار ہر قافیہ مین لازم کی گئے ہی کسیکو اختیار نہین ہے کہ اونین کسی طرح کا تغیر
و تبدل کرے مگر اکثر استادان حروف قریب المخرج سے کرتے گئے ہین جیسے شیخ سعدی فرماتے ہین
کہ اسے شاہ آفاق کسر العمل ‡ اگر من نمانم تو باقی بفضل ‡ لیکن یہہ خالی از عیب قباحت نہین چنانچہ
متاخرین نے اسکو بلکل ناجایز قرار دیدیا ہے - باقی رہے وہ چار حروف جو مابعد روی کے آتے ہین
انکو حروف مرکب کہتے ہین ہونا ضرور ہے مگر اون قوافی سالمہ مین جو قوافی غیر سالمہ مرکبہ کے ساتھہ ہم قافیہ ہو جاتے
ہین جنکا حال آگے بیان عیوب قوافی مین معلوم ہوگا انشاءاللہ تعالی پس اونکا حرف اول وصل ہے
جو مابعد روی کے اگر روی کو متحرک کردیتا ہے جیسے گفتم و سفتم کا میم یا عالمی و ظالمی کی یا اور حرف
دویم خروج ہے جو بعد وصل کے آتا ہے جیسے گفتیم و شفتیم کا میم یا گفتمش یا شفقتمش کے شین معجمہ
اور حرف سویم مزید ہے جو بعد خروج کے آتا ہے جیسے گفتمش و سفتمش کے شین معجمہ اور حرف چہارم
نائرہ ہے جو بعد مزید کے آتا ہے جیسے بردستمش و سپردستمش کے شین معجمہ پس ان آخیر کے قافیون مین
سین مہملہ وصل و تا خروج و میم مزید و شین معجمہ نائرہ ہے اور ان حروف مرکبہ مین کسی طرح کا تغیر و تبدل جایز
نہین رکہا گیا ہے اور حرکات قوافی مین اگرچہ حرکت ماقبل تاسیس جسکو رس کہتے ہین یا حرکت ماقبل
ردف و قید جسکو حذو کہتے ہین یا حرکت دخیل جسکو اشباع کہتے ہین یا حرکت ماقبل روی جسکو توجیہہ کہتے ہین
ان سب کے اختلاف کو ناجایز لکہا ہے مگر اکثر استادان حرکت دخیل و حرکت ماقبل روی مین ‡
اختلاف کرتے گئے ہین جیسے اختلاف حرکت دخیل شیخ سعدی فرماتے ہین ؎ چون یکی زین چہار شد غالب ‡
جان شیرین برآید از قالب ‡ وغیرہ وغیرہ اور جیسے اختلاف حرکت ماقبل روی نظامی فرماتے ہین ؎ شیرین
چو سماعی این غزل کرد ‡ بگریست بگریہ سنگ گل کرد ‡ اور غالب دہلوی فرماتے ہین ؎ ہمین در فروغی
کہ چون بر دمد ‡ زسیماے مخوار نیر دمد ‡ اور شیخ سعدی فرماتے ہین ؎ ای کریمی کہ از خزانہ غیب ‡
گبر و ترسا وظیفہ خور داری ‡ دوستان را کجا کنی محروم ‡ تو کہ با دشمنان نظر داری ‡ اور فرماتے ہین ؎ تو پس پردہ
بیند عمل ہاے بد ‡ ہمون پردہ پوشد بآلاے خود ‡ اور کمال اسمعیل فرماتے ہین ؎ ای زرایت ملک و
دین در نمایش و در پرورش ‡ ای شہنشاہ فریدون فر و اسکندر منش ‡ سایہ حق است یا رب سایہ اش
پاینده دار ‡ آنکہ فرض است از میان جان دعاے دولتش ‡ وغیرہ وغیرہ لیکن معروف و مجہول کا اختلاف
ہر مقام پر جایز ہے اگرچہ میرے نزدیک خالی از قباحت یا کراہت نہین اور بصورت موصول کیجاتے

قوافی کے سوائے حرکت ماقبل تاسیس کے کہ بسبب منحصر کئے جانے تاسیس کے بالف ساکن ہٖ
اوسکی ماقبل کے حرکت کا اختلاف ازروی علم نحو ممکن ہے نہین باقی کل حرکات یعنے حرکت دخیل و
حرکت ماقبل روی و حرکت ماقبل ردف و قید کے اختلاف کو جائز قرار دیا ہے جیسے حرکت ماقبل ردی
شیخ سعدی فرماتے ہین ؎ نیاید درایام او بردے ٭ نگویم که خاری که برگ گلے ٭ اور جیسے اختلاف
حرکت دخیل شیخ سعدی فرماتے ہین ؎ چو خواہد که ویران کند عالمی ٭ نہد ملک در پنجہ ظالمی ٭ اور
جیسے اختلاف حرکت ماقبل ردف و قید فردوسے و طوسے اور بستہ و شستہ وغیرہ مین مگر عجب
ہے کہ جناب مرزا اوج صاحب نے اپنی کتاب مقیاس الاشعار مین یہ بیان حرکات قوافی
بحالت موصول ہوجانے قوافی کے یہی حرکت ماقبل ردف کو ناجائز التغیر و حرکت ماقبل قید کو جائز التغیر
اس وجہ سے لکھا ہے کہ حرف ردف کسی حالت مین متغیر نہین ہوسکتا اور حرف قید بحالت موصول
ہوجانے قوافی کے متغیر ہوجاتا ہے جسکے وجہ کے مطلب میرے سمجھ مین نہین آتے کیونکہ نہ حرف
ردف کسی حالت مین متغیر ہوتا ہے نہ حرف قید اور یہ بیان عیوب قوافی سے ہے بحالت موصول ہوجانے
قوافی کے ردف و قید دونونکی حرکت ماقبل گو یہ تمثیل فردوسے و طوسے و بستہ و شستہ جائز التغیر قرار دیا ہے
مگر فردوسے و طوسے کہ مثال مین کوئی نظم نہین دی ہے اور بستہ و شستہ کے مثال مین یہ رباعی کمال اسمٰعیل
کی لکھی ہے ؎ گر زلف تو یک نفس آہستہ شود ٭ از سوز درون راہ نفس بستہ شود ٭ در دیدہ از ان آب
ہمین گریانم ٭ تا ہر چہ ز نقش تست آن شستہ شود ٭ میرے نزدیک حرکت ماقبل ردف الف مثل
حرکت ماقبل الف تاسیس البتہ ناممکن التغیر ہے نہ حرکت ماقبل ردف واو و یا شاید استعمال کا کچھ
بیان غلطی کاتب سے رہ گیا ہو یا میرے ہی سمجھ کی غلطی ہو اور اختلاف حرکات حروف چہار
گانہ مابعد روی کہ جسکو نفاذ کہتے ہین یعنی حرکت حرف ماقبل وصل کا کہ جسکا روی ہونا لازمی ہے
اور جسکی حرکت کو بحالت موصول ہوجانے کے مجری کہتے ہین کسی حالت مین جائز نہین رکھا گیا ہے
اور نہ اسمین معروف و مجہول کا اختلاف روا ہے

فصل دوم انطباق اضاف قوافی متروکہ و غیر متروکہ کا قواعد و اسماء سابقہ پر

جب یہان تک مختصر بیان قواعد سابقہ کا ہوچکا تو اب مین کہتا ہون کہ بہت سے اضاف قوافی قواعد مذکورہ
فصل بالا مین نظرانداز ہوگئی ہین اور اوسکی وجہ یہ ہے معلوم ہوتی ہے کہ اول اول تدوین اس علم کی زبان
عربی مین ہوئے سوا اوس زبان مین شاید اسی قدر اضاف اوسوقت تک مستعمل ہونگے اور اوسی استعمال کے لحاظ
پر تدوین اس علم کی فرمائی گئی ہو نہ عام ممکنات کے لحاظ پر اور بعد اوسکے اگرچہ لوگ بعض بعض دیگر اضاف
کو بھی مستعمل کرتے گئے مگر کسی نے اس علم کی تکمیل کے طرف فکر و غور نہین کیا اور باوجود واقفیت سب کے
سب بخیال فضل و کمال موجدان و مدونان اوسے کلیر کے فقیر بنتے چلے آئے مگر علم و قاعدہ وہ ہے جو کہ
منضبط ہے کہ جو عام اور کل ممکنات پر حاوی ہو اور جہان تک ممکن ہوسکے مشکل کو سہل کیا جائے
کو مشکل اسلئے مین پہلی اس فصل مین جملہ اضاف قوافی کو اسماء سابق پر انطباق کے لحاظ سے

کہ کل اقسام قوافی کو اوپر چار قسم کے منقسم ہونا ضرور ہے قسم اول یہہ کہ جنمین سوای روی کے کوئی دوسرا
حرف حروف قافیہ سے ماقبل روی کے نہو جیسے برو درو وغیرہ مین قسم دویم یہہ کہ جنمین ماقبل روی کے
صرف حرف یا حروف ساکن ہون جیسے ردف یا قید مفرد مثل یار و بار و میر و تیر و طور و دور یا علم و قلم
و صبر و جبر وغیرہ کے یا ردف یا قید مرکب مثل یافت و بافت و سوخت و دوخت و ریخت و بیخت وغیرہ کے
تو چونکہ صرف حروف ساکن ماقبل روی کے دو سے زیادہ نہین جمع ہو سکتے اس سبب سے اس قسم مین کوئی صنف زاید
خلاف [illegible] قواعد سابقہ کے پیدا ہونی ممکن ہی نہین مگر اس قسم کے ردف کے لیئے سوائے ردف الف قید حرکت
موافق کے نہین ہو سکتے جیسے خوف و جوف و خیر و سیر و طیش و جیش وغیرہ اور جو یہہ کہا جاتا ہے کہ ایسے واو
و یا ردف نہین قید ہین جیسا کہ جناب مرزا اوج صاحب نے بہی کتاب مقیاس الاشعار مین لکہا ہے کہ یہہ
نہین ہو سکتا کیونکہ ردف کے لیئے قید حروف علت کے عام ہے اور حروف قید کے جو دس قرار دی گئے
تو کو زیادہ بہی ہو سکتی ہون مگر اونمین الف و واو و یا تینون حروف علت شمار نہین کیئے گئے ہین اور سے اگر
اونکو مثال ہائے بالا مین قید تصور کیا جائے تو کوند و روند و سوند وغیرہ مین کیا تصور کیا جا سکتا ہے لہذا اس
بارہ مین رائے محقق طوسی علیہ الرحمہ کے بر سر حق و صواب ہے تصور قسم سویم یہہ کہ جنمین صرف ماقبل روی کے حرف
یا حروف متحرک ہون تو چونکہ یہہ قسم کی قسم قواعد سابقہ مین نہین ہے اسلیئے مثال انکی بہی لکہی جاے گی قسم
چہارم یہہ کہ جنمین ماقبل روی کے حرف یا حروف متحرک و ساکن دونون ملکر جمع ہون جیسے دخیل و تاسیس بس یہہ
دو قسمین آخر کی ایسے ہین کہ جنمین بہت سے اضاف زائدہ خلاف اضاف قواعد سابقہ پیدا ہو سکتی ہین تو چونکہ دخیل
ایک حرف متحرک ہے اور کسی حرف متحرک کا داخل حروف قافیہ رہنا ضروری نہین ہے صرف بصورت داخل کرنے
شاعر کے داخل رہ سکتا ہے جیسا کہ آیندہ معلوم ہوگا لہذا اون جملہ اضاف ممکن الاستخراج پر نگاہ رکہکے دخیل کے
تعریف یہہ ہونی ضرور ہے کہ دخیل وہ کل حروف متحرک ہین جو ماقبل روی کے داخل حروف قافیہ ہون اور
تاسیس کے تعریف یہہ ہونی ضرور ہے کہ تاسیس وہ کل حروف ساکن ہین کہ جنکے اور روی کے درمیان مین کوئی
حرف یا حروف متحرک واقع ہون اس صورت مین چونکہ حرف متحرک بہی ایک جگہ تین سے زیادہ نہین جمع ہو سکتے
اسلیئے قسم سویم مین دو حرف مفصلہ ذیل سے زیادہ نہین نکل سکتے ۱ دخیل مفرد واحد جیسے قمر و کمر و ثمر و تر
یا خبر یا تبر و زبر یا قلم و علم و الم یا جگر و مگر و نگر یا ترس و جرس وغیرہ مین ۲ دخیل مفرد مضاعف جیسے ماہ
کتیا و بنیا و دہنیا وغیرہ مین اور قسم چہارم مین بلحاظ عام ممکنات مطابق تعریف مندرجہ بالا کے اضاف ذیل نکل
سکتے ہین ۱ دخیل واحد مرکب بتاسیس واحد جیسے الف دخیل واحد مرکب بتاسیس واحد الف شامل
و کامل و عامل وغیرہ مین اور دویم دخیل واحد مرکب و تاسیس واحد یا شریعت و طبیعت و ذریعت و قبیعت یا تیور
و زیور و دیور وغیرہ مین اور سویم دخیل واحد مرکب بتاسیس واحد واو صورت و مورت و ضرورت
یا گہوڑا و کوڑا و جوڑا و توڑا و روڑا و تہوڑا وغیرہ مین اور اس صنف مین سوائے الف تاسیس کے واو
و یا تاسیس مین قید حرکت موافق پیش کے بہی نہین ہو سکتے جیسے جوہر و گوہر و شوہر یا حیرت و غیرت و ہیبت
و غیبت وغیرہ مین اور چہارم دخیل واحد مرکب بتاسیس واحد دیگر حروف تربت و قربت و غربت و کربت

بازبت و ضربت یا قمبر و صبر و جبر و ملبر یا انتر و منتر و جنتر یا اندر و بندر یا بست و رست و جست و شست و دست وغیرہ مین
۲ دخیل واحد مرکب بتاسیس مضاعف جیسے آستر و باستر و شاستر یا اشتر و بشتر یا بوشری و توشری وغیرہ مین
۳ دخیل مضاعف مرکب بتاسیس واحد جیسے گستر و مستر و یا آسیہ و غاسیہ وغیرہ مین ۴ دخیل مضاعف مرکب بتاسیس
مضاعف کوئی مثال اسکے اپنی زبانون مین سر دست خیال مین نہین گذرا ہے ۵ دخیل واحد مرکب بتاسیس واحد
المضاعف جیسے انسانیت و رہبانیت یا گورتیا و اورتیا نام موضعے وغیرہ مین ۶ دخیل مفرد واحد مع الردف
جیسے خبیر و امیر و ضمیر یا عتاب و کتاب و شتاب یا وصول و حصول وغیرہ مین ۷ دخیل مفرد مضاعف مع الردف اسکی
مثال ہے اپنی زبانون مین سر دست خیال مین نہین آتی ہے ۸ دخیل مفرد واحد مع القید جیسے پرچند و چند و رند یا بشت
و سرشت وغیرہ مین ۹ دخیل مفرد مضاعف مع القید اسکی مثال بھی اپنی زبانون مین سر دست خیال مین نہین گذرتے
۱۰ دخیل واحد مرکب بتاسیس واحد مع الردف جیسے سامان و دامان و ہامان یا ہابیل و قابیل یا ایران و ویران یا توران
و بوران یا حیوان و ایوان یا اولاد و فولاد یا رہوار و شہوار یا پستان و زمستان وغیرہ مین ۱۱ دخیل واحد مرکب بتاسیس مضاعف
مع الردف جیسے آستان و داستان و پاستان یا خاندان و پاندان یا چیستان و سیستان یا بوستان و دوستان وغیرہ مین
۱۲ دخیل مضاعف مرکب بتاسیس واحد مع الردف جیسے سائبان و تابان وغیرہ مین ۱۳ دخیل واحد مرکب
بتاسیس واحد مع القید جیسے خاوند و زاوند یا بابست و شابست وغیرہ مین ۱۴ دخیل مضاعف مرکب بتاسیس
واحد مع القید جیسے پای بند وغیرہ مین ۱۵ دخیل واحد مرکب بتاسیس مضاعف مع القید جیسے پارسند وغیرہ اگرچہ
حرف دخیل حسب تعریف مندرجہ بالا اکثر موقعون مین ماقبل تاسیس کے بھی آسکتا ہے جیسے رسائل و سائل
و مسائل یا شرافت و ظرافت یا حرارت و شرارت یا طہارت و مہارت یا عبادت و سیادت یا بہادر و شہسوار
یا ہوادار و روادار یا بیابان و خیابان وغیرہ مین مگر مین اس فصل مین ماقبل تاسیس کے کسی حرف کو داخل قافیہ
رکھنا بہتر نہین سمجھتا بلکہ ایسے تکرار شدہ حروف کی نسبت تکرار حرف ماقبل حرف قافیہ کے قرار دیکر حسب بیان
فصل عیوب قافیہ خلاف تعریف استحسان ٹھہرا دینا مناسب سمجھتا ہون تاکہ تاسیس اپنے معنی پر قائم رہے کی
اور زیادہ وسعت دینے کی راہ بھی مسدود ہو جاوے

فصل سوئم اضافت قوافی بموجب قاعدہ مخترعہ حال

اگرچہ قواعد مندرجہ بالا مین جینے کل اضافت قوافی ممکن الاستخراج کا انطباق اسماء مصطلحہ سابق کے ساتھہ
کر دیا ہے مگر چونکہ پھر بھی وہ قاعدہ خالی از طوالت و انضباط کے طور پر یاد رکھنے کے لیے کم از مصیبت نہین معلوم
ہوتا اسلیے مین دوسرے طور پر خاص اپنی رائے کی موافق یون کہتا ہون کہ ماقبل ردی کے جسقدر حروف
کی تکرار ہر ایک قافیون مین ضرور ہو یا ضرور کرلی جاوے وہی سب حروف حروف قافیہ متصور ہین اور تکرار روا
کر لینے کی صورت مین بہر حروف قافیہ کے درمیان سے کسی حرف کا تغیر و تبدل جائز نہین اور اگر کیا
جاوے تو تغیر شدہ حرف یا اوسکے ماقبل کے حروف داخل حروف قافیہ متصور نہین ہو سکتے بلکہ حروف قافیہ
اوسکے مابعد ہی کے حروف تک محدود متصور جیساکہ قوافی کامل و سائل و قابل و جاہل و سائل وغیرہ مین
صرف حرف لام ردی سے حروف قافیہ سے متصور ہوگا اور الف تاسیس و حرف دخیل السی قافیون

مین داخل حروف قافیہ نہ سمجھی جاوینگے بلکہ ایسی الف تاسیس کو اگر حسن مزید یا ایسی قوافی کو ذو قافیتین کہین تو بہتر ہے
چنانچہ اسی سبب سے اکثر استادان تاسیس کو حروف قافیہ سے نہین سمجھتے جیسا کہ مقیاس الاشعار مین لکھا ہی
مگر یہہ بات بہی درست نہین ہی کیونکہ قوافی مسائل و قائل و حائل و مائل وغیرہ مین الف تاسیس اور دخیل دونون داخل
حروف قافیہ مقصود مین اصل یہی ہے کہ تاسیس و دخیل سب ہر قافیون مین تکرار رہنے کے صورت مین وہ داخل
قافیہ مین اور سب قافیون مین اونکی تکرار نہین رہنے کی صورت مین وہ داخل قافیہ نہین ہین مگر چونکہ تکرار شدہ حروف سے
اگر پہلے مختلف ہون تو سوائے ایک لفظ واحد المعنے کے دوسرا لفظ نہین بن سکتا لہذا ماقبل حروف قافیہ کے
ایک دوسرے حرف کا بہی ہونا ضرور ہے جسکا مختلف ہونا اگر تمام تر ضرور نہو تو اکثر ضرور تو بیشک ضرور مقصود ہوتا
کہ اوسکا حال بیان عیوب قوافی مین معلوم ہوگا انشاء اللہ تعالی اور چونکہ آغاز لفظ کا حرف ساکن سے ہونا ناممکن ہے
اسلئے حرف ماقبل حروف قافیہ کو ہر حال مین متحرک ہونا ہی ضرور و لازم ہے پس ان سب صورتون مین قافیون
کے لئے ضرور ہے کہ اونکے حروف سے پیچہے کے حروف جسقدر خارج کرتے جائین تو بقیہ حروف کے
آخر کا حرف اور اگر ایک ہی حرف باقی رکہا جائے تو وہی حرف روی ہو کر حرف ماقبل قافیہ کے شمول سے سب قوافی
اونکے ہم قافیہ باقی رہین جیسے کہ داستان و پاستان مین کہ داستا و پاستا یا داست و پاست یا داس و پاس یا دا و پا
سب ہم قافیہ مین اور جیسے داستان و سیستان مین کہ اگر دال و سین متحرک کو حرف ماقبل حروف قافیہ تصور کیا
جائے تو اونکے مابعد کل حرفون کی تکرار ہے اور پیچہے کے حروف نکالے جانے سے سب لفظ اونکے
ہم قافیہ باقی رہتے ہین اس سبب سے ان قافیون مین صرف الف و نون حروف قافیہ مین اور دونون قافیون
کے تا حرف ماقبل حروف قافیہ ہے اور دیگر قوافی انکی بیان و زبان ہی وغیرہ ہوسکتے ہین اور اگر کوئی کہے کہ
ایسے قافیون مین الف کا یاء تحتانی سے امالہ ہے تو یہہ جائز نہوگا اسصورت مین ظاہر ہے کہ قوافی مین حرف
ماقبل حروف قافیہ اور اوسکی حرکت بہی ایک پوری مدخل رکہتے ہے جسکے سبب سے اوسکو حروف قافیہ مین
شامل کرکے کسی نام سے موسوم کرنا ضرور تہا اور مین اس رسالہ مین اوسکو تمام حرف آغاز قافیہ موسوم کرونگا
پس میرے نزدیک امر مندرجہ بالا کے لحاظ کے ساتہہ قوافی کا سہل و عام قاعدہ کہ جنمین بہت سے نامون
اور بہت اضافت اور بہت سے اونکی تعریفات کے یاد کرنیکے وقت نہو اور جو نام ضروری سمجہکر رکہے جائین وہ
ایسے ہون کہ اونکے نام ہی سے اونکی تعریف ہی پیدا ہو یہہ ہوسکتا ہی کہ ماقبل روی کے جتنے حروف ایسے آئین
کہ جو حسب صراحت بالا داخل حروف قافیہ ہون وہ سب کے سب ایک ہی نام حروف قید سے موسوم کیے
جائین اور بہت سے نامون اور اونکی تعریفون کے یاد رکہنے کی زحمت کم کردی جائے مگر اس حالت
مین بہی قوافی کی چار قسمین قرار پائے ہین قسم اول غیر مقید یعنے جنمین سوائے روی کے کوئی دوسرا حرف
قید کا نہو جیسے سرو بر وغیرہ قسم دویم مقید بقید لازم یعنے جنمین ماقبل روی کے سوائے حروف ساکن
کے کوئی حرف متحرک حروف قافیہ سے نہو گو وہ حرف ساکن واحد ہون یا زائد ہون حروف علت ہون
یا غیر علت بحرکت موافق ہون یا غیر موافق جنمین کسیکو اختیار نہین ہوسکتا کہ کوئی تغیر یا تبدل یا کم و بیش کرے
جیسے علم و حلم یا گفت و سفت یا بار و بار یا طور و صور یا تیر و میر یا خوف و صوف یا سیر و دیر یا یافت و بافت

یا سوخت و دوخت یا بخت و تخت یا کوند و روند وغیرہ وغیرہ مگر چونکہ قید لازم کے حروف ساکن ماقبل روی کے دو سے
زیادہ جمع نہین ہوسکتی اس سبب سے انکی دو صنف ہوکر بنام قید لازم مفرد و قید لازم مرکب موسوم ہوسکتے ہین اور ایسے
قوافی بنام مقید بقید لازم مفرد و مقید بقید لازم مرکب **قسم سوم** مقید بقید جائز اور یہہ وہ قوافی ہونگی کہ جنمین ماقبل روی کے
پہلی کوئی حرف متحرک بلا فاصلہ اگر ویسے ماقبل حروف متحرک یا ساکن یا متحرک و ساکن دونون ملکر دو یا جمع ہون گو وہ
واحد ہون یا زائد حروف علت ہون یا غیر علت بحرکت موافق ہون یا غیر موافق سب قید جائز اور انکی قوافی مقید بقید
جائز کیے جائینگی کہ جنمین شاعر کو اختیار ہوسکتا ہے کہ بہ رعایت قاعدہ ضروری مندرجہ ضمن بالا جہانتک کہ قید جائز کو جہانتک قید چاہیے
نہ رکھی یعنے جس حرف متحرک کو چاہے حرف آغاز قافیہ قرار دیکر اسکی ماقبل کے قیدون کو نکال ڈالے جیسے شریعت
و طبیعت کا قافیہ حیرت و صحبت بھی ہوسکتا ہے مگر اس صورت مین ایسے قوافی غیر مقید کے قسم سے سمجھے جائینگے نہ مقید
کے قسم سے لیکن چونکہ اس قسم مین قید جائز کے حروف ماقبل روی کے تخمینا چار تک جمع ہوسکتی ہین ایک یا دو متحرک یا ایک
متحرک و ایک ساکن یا دو متحرک ایک ساکن یا ایک متحرک و دو ساکن یا دو متحرک و دو ساکن اس سبب سے انکے
اتفاقات سے حروف بنام قید جائز یک حرفی یا دو حرفی یا سہ حرفی یا چہار حرفی موسوم کیے جاسکتے ہین اور انکی قوافی
بنام مقید بقید جائز یک حرفی یا دو حرفی یا سہ حرفی یا چہار حرفی جسکے مثالین فصل بالا مین درج ہوچکین اور اگر کسی
زبان مین زیادہ حروف بھی جمع ہوسکتے ہون یا یہہ کہ اگر ماقبل تاسیس کے حروف بھی داخل قافیہ تصور کیے جائین
جسکا حال اوپر فصل دوئم مین معلوم ہوچکا تو پنج حرفی اور شش حرفی بھی کہی جاسکتے ہین قسم چہارم وہ قوافی کہ جنمین
قید لازم و قید جائز دونون قسم کے حروف مجتمع ہون اور اس قسم کے حروف بنام قیود مشترک اور زیادہ تشریح کے ساتھہ
بنام قیود مشترک لازم مفرد یا مرکب و جائز یک حرفی یا دو حرفی وغیرہ موسوم ہوسکتے ہین اور انکے قوافی مقید بقیود مشترک
لازم مفرد یا مرکب و جائز یک حرفی یا دو حرفی وغیرہ جنمین شاعر کو بھی اختیار ہوسکتا ہے کہ قید جائز کے حروف
کو حسب قاعدہ مندرجہ بالا جہان سے چاہے خارج کردے نہ قید لازم کے حروف کو جیسے داستان و آستان کہ
انمین الف ماقبل نون روی قید لازم کا حرف ہے اور باقی حروف قید جائز کے ہین پس انکا قافیہ بیان و زبان
بھی ہوسکتا ہے مگر اس صورت مین ایسے قوافی قسم دوئم مین داخل ہوجائینگے نہ قسم چہارم مین باقی رہینگے پس جو قوافی
جسقدر زیادہ حرفون سے مقید کیے جائینگے وہ زیادہ مستحسن تصور ہونگے اور جو قوافی جسقدر کم حرفون سے مقید کیے جائینگے
وہ کم مستحسن تصور ہونگے مگر ہر ایک نظمون مین زیادہ قوافی مقید کے ساتھہ کم قوافی غیر مقید کو لانا خالی از قباحت و خلاف
استحسان نہوگا اور زیادہ قوافی غیر مقید کے ساتھہ کم قوافی مقید کو لانے مین کوئی مضائقہ و قباحت تصور ہوگی جسکے جواب
آگے فصل عیوب قوافی مین ظاہر ہونگے انشاء اللہ تعالے اور قوافی مقید و غیر مقید دونون کو برابر لانے تک اجازت
ہوسکتی ہے کیونکہ بیت مین اس سے چارہ نہین ہوسکتا — باقی رہی حروف چہارگانہ مابعد روی سو اونکی نسبت
محقق طوسی علیہ الرحمہ کی یہہ ہے کہ سوائے حرف وصل کے باقی تین حروف خروج و مزید و نائرہ مثل ردیف
کے ہین جیسا کہ مقیاس الاشعار مین لکھا ہے اور میرے نزدیک چونکہ ان چارون حروف مین مثل ردیف کسی
طرح کا تغیر یا تبدل یا اختلاف کرنا جائز نہین اس سبب سے یہہ چارون حروف داخل ردیف یا بمنزلہ ردیف
متصور ہین حروف قافیہ ہونے سے انکی کوئی سروکار نہین مگر چونکہ اکثر مقامون مین حروف ہائے وصل

حروف وصل روف حسب صراحت بالا جائز قایم مقام روی تصور ہوگا لیکن اختلاف حرکت روی بحالت وصل اس سبب سے کہ ودن حالت
مین ہم بمنزلہ حرف متحرک اول ماقبل روی متصور ہوتا ہے اور ہم روی وجود متحرک ماقبل وصل کہ جسمین کسی طرحکا تغیر و تبدیل و اختلاف جائز نہین
بقباحت ہو یا بلا قباحت کسی طرح جائز نہوگا اور اگر ایک قافیہ مین دو تبدیلیان بلا قباحت جائز تصور ہونگے اس صورت مین قوافی اختیار
زائرہ سے قوافی سالمہ مین ہی مثل فردوسے وطوسے کے عورت کا قافیہ صورت و بیعت کا قافیہ طبیعت و گوہر کا قافیہ و ہمر و جیسے قافیہ
اور مثل بستہ و شستہ کے شربت کا قافیہ تربیت و ہفتہ کا قافیہ شفتہ و مثل دبیرے و گیلے کے جگر کا قافیہ اگر و مثل طالبے و طالبے کے اشتر کا
قافیہ گستر دیا گلستان کا قافیہ ابلستان بکسرۂ یا ہو اور یہی ودجا ئل کا قافیہ جائل و ایران کا قافیہ طیران و پستان کا قافیہ مستان و چیستان کا قافیہ نیستان
و دستار کا قافیہ آبیار وغیرہ وغیرہ بلا قباحت یا بتخفیف قباحت جائز متصور باقی رہے اسما و حرکات سو چونکہ قاعدہ حال کے رو سے چار اقسام
قوافی مین دو ہی قسم کے حرکات بنا بر آن مین حرکت سے دو نا قبل روی و حرکات ماقبل حرکت اول لہذا وہ بنام حرکت درجہ اول و حرکت یا حرکات
درجہ ثانیہ موسوم ہوسکتے ہین اور اگر اس سے زیادہ نامون کی ضرورت سمجھی جاوے تو حرکت حروف آغاز قافیہ اس سبب سے کہ ہر ایک قافیہ کا آغاز اوس
حرکت سے ہوتا ہے آغاز بھی جا سکتے ہین مگر حروف درجہ اول نا جائز التغیر ہونگے باقی جائز التغیر اور دیگر حرکات درجہ اول چونکہ نا جائز التغیر
ہونیکی وجہ سے ہر ایک قافیون مین یکسان و برابر رہنا اونکا ضروری ہے تو کہی جا سکتے ہین اور حرکات درجہ ثانیہ چونکہ جائز التغیر ہو
کی وجہ سے سے ثابت ہونے مین اشباع کہے جا سکتے ہین اور حرکت روی بحالت وصل چونکہ دو منہ رکہتی ہے یعنی ایک طرف
اثر کے لیئے وہ قایم مقام حرکت اول ماقبل روی تصور ہوتی ہے اور دوسری طرف کیا اثر کے لیئے وہ قایم مقام حرکت ماقبل وصل اسلیئے
اوسکو تمام توجیہ موسوم کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے باقی رہے حرکات حروف مابین وصل سو حرکت وصل ردف کو مجری اور حرکت دیگر حروف
مابین وصل کو نفاذ کہہ سکتے ہین اگرچہ ان نامون سے قایم کرنیکی کوئی ضرورت نہین معلوم ہوتی کیونکہ حرکات حروف مابین وصل مین
مثل اونکے حروف کے کسی طرحکا تغیر یا تبدیل یا اختلاف جائز نہین ہے ــــ

فصل پنجم بیان عیوب قوافی مین

واضح ہو کہ عیوب قوافی زیادہ تر تغیر و تبدیل و اختلاف حروف قوافی اور اونکی حرکات پر مبنی ہین جنکا حال مفصلاً او پر معلوم ہو چکا سو وہ قواعد
مین اپنے اپنے نامون سے موسوم ہو سکتے ہین اور قاعدہ حال کے لیئے اسیقدر سمجھنا کافی ہے کہ حروف قوافی کا تغیر تو کسی طرح جائز نہین
تو کل تغیر قبیح و معیوب باقی رہے حرکات و حرکت درجہ اول کا تغیر درجہ بدرجہ قبیح و معیوب ہی اور حرکات درجہ ثانیہ کا تغیر بتخفیف قباحت جائز
اس سبب سے اونکی علیحدہ علیحدہ نامون سے قایم کرنیکی کوئی ضرورت معلوم نہین ہوتی ہے مگر علاوہ ایسے عیبون کے ایک بڑا عیب قافیہ
کا ایطا ہے اور ایطا کے تعریف یہ کی گئی ہے کہ ایطا ایک ہی معنی مین مکرر لانا قافیون کا ہے اون مقامون مین جہان مختلف بنا قافیون کا ضروری قرار دیا
گیا ہی مثل مطلع یا بیت غزل یا قصائد یا بیت یا مثنوی یا مصرع یا بیت رباعی یا مصرعہ یا بیت بالائی فصلت یا مخمس یا مسدس یا مثمن یا اونکے بیت نسین مین
وغیرہ وغیرہ اور ایطا دو قسم کے جلی و خفی ایطائی جلی وہ ہے کہ ایسے ایک ہی قوافی مقامات بالا مین مکرر یا اوس سے زائد ہم قافیہ کیے جائین کہ جنکے ایک ہی
معنے ہوتے ہین بلا اشتباہ سب کا اتفاق ہو اور خفی وہ کہ ایسی ایک ہی قوافی مقامات مندرجہ بالا مین مکرر یا اوس سے زائد ہم قافیہ کیے جائین کہ جنکے ایک سے معنے ہوتی
مین باہم استادون کے اختلاف ہو یا اشتباہ کرنیکی کوئی وجہ صاف ہو اگرچہ یہ ایک تعریف عام ہے مگر چونکہ حروف قافیہ ہر ایک قوافی مین لازماً
واحد سے ہوتے ہین اور اونمین زیادہ تر مہمل بے معنے و کمتر معنے دار ہوتے ہین جسکے سبب سے تمامی لفظ قافیہ کو اس تعریف مین داخل کرنا ضروری ہوتا
ہے حالانکہ قافیہ صرف حروف قافیہ متصور ہین نہ تمامی لفظ لہذا اس تعریف سے عوام لوگ یہی سمجھ لیتے ہین کہ ایک سے لفظ کو ایک ہی معنی مین بمقامات متذکرہ
بالا مکرر قافیہ مین لانا منع ہے اور پھر جہان حروف مابین وصل کے نسبت کہ وہی معنے دار ہوتی ہین تشنہ رہ گئی ہے باقی رہے ان اس کا عام

تعریف کی مراد سے مختلف ہو جانے اور حروف ہا سے وصل کو کہین اصل قافیہ اور کہین خارج قافیہ قرار دیے دینے سے ایسا گھپلا ہو جاتا ہے کہ ہر
شخص اوسکو پوری طور پر ضبط نہین کر سکتا ہے جسکے سبب سے حروف ہا سے مرکبہ وصل مین اکثر لوگ دہوکا کہا جایا کرتے ہین اور یہ سبب ہے کہ مین قواعد سابقہ کی
عام تعریف کی اسطور پر تکرار کرتا ہون کہ مقامات مندرجہ بالا مین مکرر قافیہ کرنا الفاظ سالمہ سے ایسے لفظ کے حرف یا حروف سالمہ کا اور الفاظ مرکبہ اونکی حروف یا
مرکبہ کا ایطا ہے جنکی معنی ایک ہی ہون یا ایک ہی معنی مین لائی جائین اور زیادہ تشریح درکار ہو تو یون سمجھنا چاہیے کہ اگر حرف یا حروف قوافی جو خود معنی
رکہتی ہون وہ مختلف المعنی ہون اور جو خود کوئی معنی نرکہتے ہون وہ الفاظ مختلف یا لفظ واحد مختلف المعنی کے حرف یا حروف مہمل کی معنی ہون تو ایسے حرف
یا حروف کو مکرر قافیہ بنانا ایطا نہین ہے اور اگر حرف یا حروف قوافی جو خود معنی رکہتے ہون وہ واحد المعنی ہون اور جو خود کوئی معنی نرکہتے ہون وہ لفظ واحد
واحد معنی کی حرف یا حروف مہمل بنی ہون تو ایسے حرف یا حروف کو مقامات مندرجہ بالا مکرر قافیہ کرنا ایطا ہے اور صرف حروف مرکبہ کی نسبت
خاص تعریف یہ بیان کئے دیتا ہون کہ اگر ایسے الفاظ کو جو حرف یا حروف واحد المعنی سے مرکب ہون اونکے حرف یا حروف مرکبہ ہی کو حرف یا حروف قافیہ قرار دیکر
نظم ہا سے مندرجہ بالا مین مکرر یا اوس سے زائد قافیہ مین لایا جائے تو یقینہ ایطا ہوگا اور اگر ایسے ہی الفاظ کو جو حرف یا حروف واحد المعنی سے مرکب ہون
اونکی حرف یا حروف مرکبہ حرف یا حروف اصل وغیرہ حروف ما بعد روی قرار دیکر نظم ہا سے مندرجہ بالا مین مکرر یا اوس سے زائد اسطرح پر قافیہ مین لایا جائے
اگر اونکے حرف یا حروف مرکبہ وصل کو جدا کر دین تو بقیہ حروف سے اونکے بہی قافیہ باقی رہے تو یہ ایطا نہوگا جیسے یاران و تابان کہ الف و نون انکے جمع کے اور تابان
و خرامان کہ الف و نون انکے فاعل کے حروف مرکبہ سے ہین اور حروف قافیہ بہی انہین مین ہی الف و نون ہی ہین کیونکہ اگر الف و نون مرکبہ انہین جدا کر دیے جائین تو یار
و دست سے ہم قافیہ باقی رہتے ہین اور تاب و خرام تو گو الفاظ انکے مختلف و مختلف المعنی ہین مگر صرف الف و نون حروف قافیہ کے از قسم واحد واحد المعنی ہونیکے
سبب سے انمین ایطا ہوگا اور جیسے نگاران و سواران یا تابان و خرامان کہ اگر الف و نون مرکبہ انمین سے جدا کر دی جائین تو نگار و سوار ہی ہم قافیہ باقی رہتے ہین
اور تاب و خواب ہی پاس سبب سے انمین ایطا نہوگا مگر ایسے قوافی کے تمام قوافی سالمہ مین بہی اونکے ردف یا حرف روی اور الف ردف یا قید لازم کے رعایت ہونیکی تکرار
لازم ہو جاتی ہی اور ایسے قوافی کے ساتھ قوافی سالمہ کے الف و نون تو الم ہی وصل سے غیرہ کے حروف بن جاتے ہین جیسے کہ نگاران و سواران کے ساتھ
یاران ہے گا و تابان و خوابان کے ساتھ بیابان ہے کا قافیہ ہو سکتا ہے مثلا انسان و سامان وغیرہ کا ورنہ وہی سبب ایطا باقی رہجائیگا اور جیسے کہ سخندان و خندان و دندان
مین اونکے دال و الف و نون آخر تینو ما بعد روی ہی کے حروف بن جاتے ہین اور حرف روی انہین نون [illegible] وہی ہوتا ہے پس ایطا جلی وہ ہوگا کہ ایسی قوافی کے
کے ساتھ جنمین ایطا تصور ہو حرف یا حروف وصل وغیرہ کے مرکب ہونے مین سبکا اتفاق ہو جیسے مثال قوافی مندرجہ بالا یاران و مستان و تابان و خرامان مین معلوم
ہو چکے اور ایطا خفی وہ ہوگا کہ ایسے قوافی کے الفاظ کے ساتھ حرف یا حروف وصل وغیرہ کے مرکب یا بمعنی واحد مرکب ہونے مین باہم استادون کے اختلاف ہو یا نوبت کیلئے
اشتباہ کر لینیکی کوئی وجہ حاصل ہو جیسے کہ دانا و شنوا مین الف کے مرکب ہونیمین [illegible] واحد مرکب ہونی مین باہم استادون [illegible] اسلئے انہین
منفی ہوگا جلی اور چونکہ اکثر الفاظ [illegible] بکثرت استعمال وغیرہ [illegible] ایک اسم خاص یا ایک معنی خاص مین مستعمل ہو گئی ہین یا ہو جاتی ہین یا کرلی جاتی ہین اس سبب سے
اونکی ترکیب شدہ لفظ یا حرف یا حروف کے اصلی معنی باقی [illegible] نہین رہتی ہین یا نہین رکہی جاتی ہین جسکی سبب سے ہم قافیہ ہونا اونکا جائز ہو جاتا ہی یا ہوتا یا کر لیا جاتا
ہے جیسے نبرد و ورد [illegible] صاحب [illegible] و صاحب [illegible] سے کہ [illegible] گئی ہین اور جیسے گلاب کہ معنی عرق گل [illegible] آب
[illegible] ہو گیا [illegible] قافیہ [illegible] گلاب [illegible] جائز ہو گیا ہی اور ایطا نہین باقی نہین ہا ہے نہین رکہا گیا
تو اسے [illegible] گلاب [illegible] گل و آب سے مرکب ہی مگر اس عرق کی اسم خاص ہو [illegible] کا شبہ ہو سکتا ہی اور جیسے نادان و بیجدان کہ اگرچہ الف و نون انہین فاعل
کا [illegible] جانی کا شبہ ہو جا سکتا ہے اگر قافیہ [illegible] کا ساتھ [illegible] نادان و بیجدان کا ساتھ [illegible]
سے استادون [illegible] پایا جاتا ہے کہ جیسی [illegible] ثابت ہو سکتا ہے [illegible] تسلیم کر لیا جائے تو انمین ایطا [illegible]
نہوگا ورنہ ایطای خفی ہوگا [illegible] مستعمل ہو جاتی تو اگر ایک قافیے کے آخر

اشتہار کتب

موجودہ مطبع شوکت جعفری لکھنو

تاجران کتب و نیز دیگر شایقین کو واضح ہو کہ کتب مندرجہ ذیل بہت خوشخط و چھاپہ صاف کاغذ عمدہ پر مطبع میں موجود ہیں جو لوگ یکمشت دو تین سو جلد تک خرید فرماوینگے انکو بحساب فیصدی اجزا ایک روپیہ چار آنہ ملینگے اور جو صاحب اس تعداد سے زیادہ خرید فرمانا چاہینگے انکو اس سے بہی بہ رعایت ملنا ممکن ہے پس جن اصحابکو جسقدر خریداری کتب منظور ہو بہت جلد مطلع فرماوین کیونکہ اکثر کتابون کے نسخے فروخت سے بہت کم باقی رہ گئے ہیں اور یہہ بہی روشن ہے کہ بہت سی کتابین کتب خانہ شاہی کی قلمی و چھاپہ قدیم جو کہ حکیم مسیح الدولہ بہادر کی ہتی نیلام سے خرید بابت بہی مین انکی فہرست علحدہ چہپی ہوئی مطبع مین موجود ہے اور وہ ․ کے ٹکٹ بہیجنے پر فوراً مل سکتی ہے جو صاحب طلب فرمائینگے فی الفور تعمیل ارشاد کیجاویگی ۔ یہہ کتابین بہی لائق خرید اور دید ہین

فہرست کتب

بہار ہند	ریاض لطافت	گلدستہ امانت	ضیاء المشرقین	میلاد شریف اہل تشیعہ	مجموعہ صنائع	مثنوی سحر جلال
واسوخت امانت	مجموعہ مرثیہ	پوتہی سورج پران اردو	مناظرۃ الناظرین	سپارہ	قصہ شاہ روم ناگری	
قصہ سوداگر بچہ ناگری	دان لیلا و مان لیلا اردو	ذوالنورین	ہنومان چالیسا اردو	رباعی	ہنومان چالیسا ناگری	
بارہ ماسہ ناگری	دان لیلا ناگری	پہاڑا ناگری	مرقع لیلی مجنون	بیاض سرو غم	صفوۃ المصادر	
بعد محمد بندی	محمود نامہ	خالق باری	قصہ بہرام گور	حقیقۃ الصلاۃ	قصہ ماہ رمضان	
خالق باری اکرم	میلاد شریف اہل سنت	مالابدہ	میزان المنطق	بوستان سطوت		

جوبلی پیپر لکھنو

✤ بہیشتی ہے جہان میں یہہ اخبار یادگار ؛ باور نہو تو دیکہ لیجئے منگوا کے ایکبار ✤

یہہ اعلی درجہ کا اخبار جسکی خوبی اشتہار محمد کی مضامین ملاحظہ سے متعلق ہے ہمیشہ گورنمنٹ رعایا دونون کے مقابلے مین آزادرائے دینا فرض جانتا ہے ۔ اگر گورنمنٹ کا خیرخواہ دشمنان سلطنت کے استقلال کا متمنی ۔ تو رعایا کے حقوق کا حافظ و حامی ۔ وہ بہبودی عامہ کا ساعی ۔ اخلاقی ترقی و علمی اشاعت کا ذریعہ ۔ بانہمہ ظرافت بہی اسکا حصہ ہے روپے کو ہنسا دینا ان ہاتہہ کا کہیل ہے ۔ اگر قیمت پوچہی تو کچہہ بہی نہین ۔ صرف ۳ ماہوں مع محصول ڈاک نمونہ کا پرچہ آدہ آنہ کے ٹکٹ پر مل سکتا ہے ۔ ✤

المشتہر سید حسین جعفر ۔ اڈیٹر گولہ گنج لکھنو

مطبع شوکت جعفری لکھنو

اخبار جوبلی پیپر کا مطبع بہی شوکت جعفری کے نام سے جاری ہے جسمین عربی ۔ فارسی ۔ اردو ۔ ہندی ناگری ۔ وکیتی وغیرہ ہر قسم کا کام بہ کفایت و بعجلت چہپ سکتا ہے عمدگی چھاپہ و خوشخطی کا جان مین صحت کا بشرط اقرار مطبع ذمہ دار ہے ۔ جو دنیا بہر مین ارزان چھاپنے والا ہو ۔ اور عمدہ کام مطبع بہت عمدہ چھاپ سکتا ہے ۔ جملہ مراسلات بذریعہ تحریر مطبع شوکت جعفری و دفتر جوبلی پیپر سے طے ہو سکتے ہین جوابی امر کے لئے آدہ آنہ کا ٹکٹ یا جوابی پوسٹ کارڈ آنا چاہیئے ۔ ✤

المشتہر منیجر مطبع اخبار جوبلی پیپر لکھنو محلہ گولہ گنج

اشتہار

گرم بازار مضامین چمن دہر مین ہے
مژدہ دے باد صبا جا کے خریدارون کو

شائقین سخن کو مژدہ ہو کہ دیوان ریاض لطافت من تصنیف شاعر شیرین مقال ناظم عدیم المثال استاد من پیر و مرشد
جناب سید حسن صاحب لطافت مرحوم خلف اکبر میر امانت صاحب مغفور کہ جنکی اندر سبھا شہرۂ آفاق ہے جسکے دیکھنے کا
باکمال اور اہل مذاق کو کمال اشتیاق تھا بتصحیح جناب سید عباس حسن صاحب فصاحت خلف الصدق برادر جناب لطافت مرحوم
مطبع شوکت جعفری شہر لکھنؤ گولہ گنج مین نہایت درجہ اہتمام سے کاغذ سفید ڈبل تختی ۲۲ و ۲۹ خوشخط بقلم جلی ۴۴ صفحہ
پر بکمال صحت چھپ کر طیار ہوا ہے قیمت پختہ عہ تھی مگر بنظر اشاعت حسب تحریک فصاحت صاحب کہ شائقان
و شائقین کو خریداری مین سہولت ہو قیمت ۱۲ فی جلد کر دی گئی جو کہ آدھا آنہ بھی نہین پڑا۔ اگر چھپا ہے مثل [illegible] لطافت کے
نہو تو کتاب واپس لیجاویگی۔ اب تاجرون کو عمدہ موقع ہے کہ جلد خرید کرین اور پختہ قیمت سے فروخت کرین اور
مشتاقون کو چاہیے کہ جلد درخواستین طلبی ویلو پے ایبل بنام راقم مطبع شوکت جعفری لکھنؤ گولہ گنج مین ارسال
فرمائین ورنہ حسرت رہ جاویگی ✽

المشتہر
حکیم سید حسن جعفری — مالک مطبع شوکت جعفری
گولہ گنج — لکھنؤ

اطلاع ضروری

ایک کتاب لاجواب زبدۃ الادب فی لسان العرب علم عربی مین بقاعدہ علم انگریزی مرتب ہوئی ہے۔ اول جملہ و ذخیرہ
عربی مین ہین اور ترجمہ بھی اردو مین ہے۔ قواعد صرف و نحو تعلیل و ترکیب جملون کی ہے حکایات دلچسپ و اشعار
مین اور ترجمہ ہر چیز کا اردو مین ہے جس قدر درجہ انٹرنس کا کورس ہے وہ سب اس کتاب مین شامل ہے مع ترجمہ
و شرح و شجرہ ایک شجرہ صرف و نحو کا ایسا اس کتاب مین شامل ہے کہ صرف ایک صفحہ سے وہ کام نکل سکتا ہے کہ جو طالب علم مجموعہ
[illegible] نحو کا پڑھ کے علم حاصل کرے۔ پانچ یا چھ مہینے مین طالب علم عربی بول سکتا ہے اگر خلاف ثابت ہو تو قیمت واپس دیجائیگی اور
کتاب واپس لیجاویگی۔ قیمت فی جلد عہ طالب علمون کو عذر نہی مگر بنظر رفاہ قوم کے قیمت [illegible] کتاب [illegible] کر دیگئی اگر کتاب
پسند نہ آوے تو واپس لیجاویگی۔ بارہ سو کتب طبع ہوئی تھی قریب قریب سب فروخت ہو گئی ہے اور جلد ثانی دوسری
قسم کی مرتب ہو رہی ہے جس وقت یہ بقیہ جلدین فروخت ہو جاوینگی خریدارون کو کف افسوس ملنا ہوگا حسب درخواست
بذریعہ ویلو پے ایبل کتاب بھیجی جاویگی۔ درخواست بنام راقم آنا چاہیئے ✽

المشتہر
حکیم سید حسن جعفری [illegible] گولہ گنج لکھنؤ